السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ کہتے ہیں درود شریف کو آدمی جہاں پڑھے اس کو فرشتے فوراً آنا فاناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچادیتے ہیں اور روضہ مبارک پر جا کر آدمی پڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کو سنتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جن روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک درود پہنچانے کا تذکرہ ہے وہ قابل عمل واحتجاج ہیں ایک روایت میں ہے:

(ان اللہ ملائکتہ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام)(1)(رواہ نسائی)

اور طبرانی کبیر میں بسند حسن الفاظ یوں ہیں:

(حیثما کنتم فصلوا علی فان صلواتکم تبلغنی)(2)

"تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ اور طبرانی اوسط ہے":

(من صلی بلغتنی صلوتہ)3"

یعنی "جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ اور جس روایت میں ہے۔"

(من صلی علی عند قبری سمعتہ)4"

یعنی "جو میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اسے سنتا ہوں، اس بیہقی نے شعب الایمان" میں ذکر کیا ہے لیکن یہ حدیث سخت ضعیف ناقابل حجت ہے اس روایت کا دارومدار محمد بن مردان السدی پر ہے وہ متروک الحدیث اور مہتم بالکذب ہے اس کی سند میں الجلاء بن عمرو راوی بھی ضعیف اورناقابل حجت ہے۔ صاحب المرعاۃ فرماتے ہیں:

(وبالجملۃ حدیث ابی ہریرۃ ہذا ضعیف غایۃ الضعف واہ ساقط بل لو ادعیٰ حتی کونہ موضوعا لایکون فیہ شئی من المبالغۃ")(1/799")

1۔ صححة البانی والذہبی والحاکم صحیح سنن النسائی کتاب السہو باب السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (١٢١٥) المشکاۃ (٩٢٤) الحاکم (٢/٤٢١)

2۔ صححہ البانی بشواہدہ صحیح ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور (2042)

3۔ مجمع البحرین (٤٦٤٣) وقال محققہ عبدالقدوس فالحدیث حسن الاسناد الطبرانی (٢/380) (١٦٦٣) الاوسط

4۔ قال الالبانی وابن الجوزي وابن تیمیۃ ہذا موضوع "شعب لایمان (٢/٢١٨) (١٥٨٣) للبیہقی) وغیرہ

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص280